قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَہَا وَصُوْمُوْا یَوْمَہَا

احکام شب براءۃ

مُرتّبہ

احقر الانام الراجی رحمۃ ربہ العلےٰ المدعو باحمد علی غفرلہ ولوالدیہ

المقیم بہ دروازہ شیراں والہ لاہور

المشیع شُعبۃ التالیف والاشاعۃ الملحقۃ لانجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں باہتمام

میاں نور الحق صاحب زیور طبع یافت

تعداد طبع ۵۰۰۰

بار اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

امابعد

سوال

(۱) شعبان کی پندرھویں رات جس کو مسلمان شب براۃ کہتے ہیں۔ اس کے متعلق اسلامی احکام کیا ہیں؟ (۲) اور موجودہ وقت ہیں مسلمان جو کچھ کرتے ہیں۔ دن کو حلوا پکی۔ رات کو چراغاں اور آتشبازی۔ آیا ان چیزوں کا بھی کوئی ثبوت ہے۔ بیّنوا توجروا ؛

الجواب

جواب حصۂ اوّل۔ قرآن مجید میں شب برأت کا ذکر ہونے میں اختلاف ہے

(۱) قرآن مجید میں فقط ایک آیت ہے۔ جس میں بعض حضرات مفسرین کی رائے ہے کہ یہاں شب براۃ کا ذکر ہے اور وہ آیت سورۂ دخان پ ۲۵ کی ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ط
ترجمہ۔ تحقیق ہم نے اس (قرآنمجید) کو مبارک رات میں نازل کیا ہے۔ بیشک ہم (انسانوں کو اُن کی غلط کاریوں سے) ڈرانے والے تھے۔ انتہٰی

اس آیت کی تفسیر میں مختلف تفاسیر (مثلاً السراج المنیر۔ معالم التنزیل۔ البیضاوی الجلالین) میں مفسرین کے دو قول منقول ہیں۔ بعض حضرات کی رائے ہے کہ اس رات سے مراد لیلۃ القدر (جو رمضان میں آتی ہے) ہے۔ اور بعض کی رائے ہے

کہ شب برات ہے۔

صحیح فیصلہ

رئیس المفسرین حامل اسوۃ المحدثین الحافظ عماد الدین ابو الفداء اسمٰعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں وَمَنْ قَالَ اِنَّهَا لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ كَمَا رُوِیَ عَنْ عِكْرِمَةَ فَقَدْ اَبْعَدَ النُّجْعَةَ فَاِنَّ نَصَّ الْقُرْاٰنِ اَنَّهَا فِي رَمَضَانَ ۔ ترجمہ اور جو شخص یہ کہے کہ یہ رات شعبان کی پندرھویں ہے ۔ چنانچہ عکرمہ سے روایت کی گئی ہے ۔ پس تحقیق اس شخص نے راہ حق سے اپنی نگاہ کو دور جا پھینکا ۔ کیونکہ تحقیق قرآن پاک کی نص تو یہ بتلاتی ہے کہ (جس رات کا ذکر اس آیت میں ہے) وہ رمضان شریف میں ہے ۔ ابن کثیر نے اپنے قول کی تصحیح کے لئے مندرجۂ ذیل دو آیتوں سے استشہاد کیا ہے ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ اور اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اس کے بعد عمدۃ المحدثین اسوۃ الصالحین الامام النووی کا ارشاد ملاحظہ ہو ۔ صحیح مسلم کی شرح باب صوم التطوع میں فرماتے ہیں ۔ لیلۂ مبارکہ سے پندرھویں شب شعبان کا مراد لینا غلطی ہے ۔ صحیح یہ بات ہے ۔ اور علمائے کرام اسی کے قائل ہیں ۔ کہ لیلۂ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہے۔

بہرحال تحقیق یہی ہے کہ شب براۃ کا ذکر خیر قرآن شریف میں نہیں ہے ۔ البتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں تفصیل سے موجود ہے ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

متعلقہ شب برأۃ

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی

وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات ہو۔

فقوموا لیلھا و صوموا یومھا

پس اس رات کو قیام کرو (یعنی نماز پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو۔

فان اللہ تعالیٰ ینزل فیھا لغروب الشمس

کیونکہ اس رات میں اللہ تعالےٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے

الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر

ہی آسمان دنیا پر ظاہر ہوتی ہے پس فرماتا ہے خبردار کوئی بخشش مانگنے والا ہے

فاغفر لہ الا مسترزق فارزقہ

کہ اسے بخش دوں خبردار کوئی رزق لینے والا ہے کہ اسے رزق دوں

الا مبتلی فاعافیہ الا کذا الا کذا

خبردار کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اسے چھڑا دوں خبردار کوئی فلاں فلاں حاجت والا

حتی یطلع الفجر رواہ ابن ماجہ

ہے۔ طلوع صبح صادق تک اللہ تعالےٰ یہی آواز دیتا رہتا ہے

(۲) عن ابی موسی الاشعری عن رسول اللہ صلی اللہ

ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت کی گئی ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ

لَیَطْلُعُ فِی لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ

البتہ شعبان کی پندرھویں رات کو طلوع فرماتا ہے۔ پس سوائے مشرک

لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ رواہ ابن ماجہ

اور کینہ ور کے اپنی ساری مخلوقات کو بخشتا ہے ٭

(۳) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ فَقَدْتُ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی گئی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ

رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر ناگہاں وہ بقیع (قبرستان مدینہ منورہ)

فَقَالَ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ

میں پائے گئے۔ تب آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا۔ کہ

یَحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے خیال کیا

اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنَّکَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِکَ

تھا کہ شاید آپ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں

فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ

تب آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو

مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ

آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ پس قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی

عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

گنتی سے بھی زیادہ کو بخشتا ہے اس روایت کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے

وَزَادَ رَزِیْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ

اور رزین نے یہ لفظ زیادہ کیا ہے یعنی جو لوگ دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں

وَقَالَ التِرمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یضعف ھذا الحدیث

(۴) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے - وہ رسول اللہ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَدْرِیْنَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں - آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے

مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ یَعْنِیْ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ

کہ اس رات یعنی پندرھویں شعبان کی میں کیا ہے - حضرت

شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں کیا ہے

فَقَالَ فِیْھَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ مَوْلُوْدِ بَنِیْ آدَمَ فِیْ

آپ نے فرمایا جو بچہ اس سال میں پیدا ہونا ہوتا ہے وہ اس رات میں لکھا جاتا ہے

ھٰذِہِ السَّنَۃِ وَفِیْھَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ ھَالِکٍ مِنْ

اور اس سال میں جو بنی آدم ہلاک ہونے والا ہوتا ہے اُس کا نام لکھا جاتا ہے

بَنِیْ آدَمَ فِیْ ھٰذِہِ السَّنَۃِ وَفِیْھَا تُرْفَعُ اَعْمَالُھُمْ

اور اسی رات میں ان کے اعمال اُٹھائے جاتے ہیں

وَفِیْھَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُھُمْ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اور اسی رات میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں تب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی

مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی

عنہا نے فرمایا - کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالے کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو

فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا

پھر آپ نے فرمایا۔ کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں جا

بِرَحْمَةِ اللہِ تَعَالیٰ ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ یَا

سکے تین دفعہ آپ نے یہ کلمہ فرمایا میں نے کہا آپ بھی اللہ تعالےٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں

رَسُوْلَ اللہِ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلیٰ ھَامَتِہٖ فَقَالَ وَ

نہیں جا سکیں گے۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی نہیں

لَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللہُ مِنْہُ بِرَحْمَتِہٖ

جا سکوں گا۔ مگر اس صورت میں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے

یَقُوْلُھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر

آپ نے یہ کلمہ تین دفعہ فرمایا

میرے بھائیو! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ بمعہ ترجمہ کے آپ دیکھ چکے ہیں۔ اگرچہ ان احادیث میں بھی مدارج مختلفہ ہیں۔ ان میں اصح کتب الاحادیث البخاری ومسلم کی احادیث تو نہیں ہیں۔ لیکن بہرحال جو کچھ بھی بعد از سعی ملا۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ ان احادیث میں جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں چنانچہ ترتیب وار مسائل احادیث ملاحظہ ہوں۔ مسائل کی تعداد صحیح رکھنے کے لئے جو بات پہلی حدیث شریف میں آچکی ہے۔ وہی دوسری حدیث میں ہوگی۔ تو اس کو اختصاراً ذکر نہیں کیا جاوے گا۔

پہلی حدیث شریف کے مطالب

(۱) شب برأت کی رات کو عبادت کرو۔
(۲) شب برأت کے بعد دن کو روزہ رکھو۔
(۳) اس رات کو سورج کے غروب ہونے سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالےٰ کی تجلی (نور کا پرتو) آسمان دنیا پر نازل ہوتی ہے۔
(۴) اس رات کو اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے کہ اُسے بخش دوں۔
(۵) کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا ہے کہ اسے رزق دوں۔
(۶) کوئی شخص کسی مصیبت میں پھنسا ہؤا ہے کہ میں اُسے نجات دے دوں۔
(۷) علےٰ ہذا القیاس اسی طرح مختلف حاجات انسانی کا نام لے کر پکارتا رہتا ہے کہ کوئی مجھ سے مانگے تو میں اُس کی وہ حاجت پوری کر دوں۔

دوسری حدیث شریف کے مطالب

(۸) شب برأت میں اللہ تعالےٰ اپنی ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے۔
(۹) مگر مشرک (جو کہ اللہ تعالےٰ کے حقوق بندگی دوسرے کو

دیتا ہے) کو نہیں بخشتا ۔
(۱۰) مگر کینہ ور کو نہیں بخشتا ۔

تیسری حدیث شریف کے مطالب

(۱۱) شب برأت کو (معلوم ہوتا ہے کہ کسی درمیانی حصّہ شب میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ کے قبرستان) بقیع میں تشریف لے گئے ۔
(۱۲) اس رات کو اللہ تعالےٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ اپنے بندوں کو مغفرت فرماتا ہے ۔

چوتھی حدیث شریف کے مطالب

(۱۳) اس رات میں آئندہ سال کے پیدا ہونے والوں کی فہرست لکھی جاتی ہے ۔
(۱۴) اس رات میں آئندہ سال کے مرنے والوں کی فہرست لکھی جاتی ہے ۔
(۱۵) اس رات میں انسانوں کے اعمال اللہ تعالےٰ کے حضور میں اُٹھا کر پیش کئے جاتے ہیں ۔
(۱۶) اس رات میں انسانوں کے رزق کا اندازہ نازل کیا جاتا ہے (یعنی جو ملائکہ عظام اس کام پر متوکل ہیں - اُن کے سپرد کیا جاتا ہے ؟

(۱۷) کوئی فرد بشر اللہ تعالےٰ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا +

مجموعۂ احادیث شب برأت کا خلاصہ

مُسلم کو چاہیئے کہ شرک اور کینہ (وغیرہ اخلاق ردّیہ) سے توبہ کرے - رات کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے - خدا تعالےٰ سے اپنے اور مُردوں کے لیئے بخشش مانگے - علاوہ اس کے اپنی ہر حاجت کا اسی سے سوال کرے - اور دن کو روزہ رکھے +

عزیز بھائیو! یہ وہ کام ہے جو مسلمانوں کو شب برأت اور دن کو کرنا چاہیئے +

خیالات

فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالےٰ

متعلقہ شب برأت

صاحب الدر المختار فرماتے ہیں - وَمِنَ المَندُوبات رکعتا السفر والقدوم منه و صلٰوۃ اللیل و اقلها علٰی ما فی الجوھرۃ ثمان و لو جعله اثلاثا فالاوسط افضل و لو انصافا فالاخیر افضل و احیاء لیلة العیدین و النصف من شعبان - انتہٰی ترجمہ اور مستحب نمازوں میں سے یہ

ہیں۔ سفر پر جانے کے وقت دو رکعت پڑھے۔ اور سفر سے واپس آنے کے وقت دو رکعت پڑھے۔ اور رات کو (یعنی تہجد) نماز پڑھے۔ جوہرہ نیرہ کے بیان کے مطابق کم سے کم آٹھ رکعت پڑھے۔ اگر رات کو تین حصوں میں تقسیم کرے۔ تو درمیانی حصہ میں تہجد پڑھنا افضل ہے۔ اور اگر رات کے دو حصے کرے۔ تو پھر اخیر حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔ عید الفطر اور عید الضحےٰ کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب براۃ کو عبادت کرنا بھی مستحب ہے +

شیخ ابراہیم حلبی منیۃ المصلی کی شرح غنیۃ المستملی میں فرماتے ہیں۔

فعلم ان کلًا من صلوٰۃ الرغائب لیلۃ اول جمعۃ من رجب و صلوٰۃ البراءۃ لیلۃ النصف من شعبان و صلوٰۃ القدر لیلۃ السابع والعشرین من رمضان بالجماعۃ بدعۃ مکروھۃ ترجمہ پس معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الرغائب جو رجب کے پہلے جمعہ کی شب کو پڑھی جاتی ہے۔ اور پندرھویں شعبان کی رات اور رمضان شریف کی ستائیسویں رات لیلۃ القدر کی جو نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے۔ ان راتوں میں جماعت سے نماز پڑھنا بدعت مکروہ ہے۔ انتہٰی خدا کے بندو۔ فقہائے عظام کا اتباع سنت دیکھو۔ اور عبرت حاصل کرو۔ کہ مطلق نماز جس کا ذکر خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

میں آچکا ہے۔ اگر کوئی اپنی طرف سے اس سے ذرا بھی زیادہ کرتا ہے تو اسے بدعت کہ کر روک دیتے ہیں۔ خواہ وہ چیز دراصل عبادت ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً حدیث شریف میں مطلق نماز پڑھنے کا ذکر آیا ہے جس میں جماعت کا کوئی ذکر نہیں)۔ تو اب جو شخص جماعت کی زیادتی کرتا ہے۔ اس کو برداشت نہیں کرتے +

وہی شیخ ابراہیم حلبی آگے چل کر فرماتے ہیں ؛۔ فَلَوْ تَرَكَ اَمْثَالَ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ تَارِكٌ لِيَعْلَمَ النَّاسُ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ الشَّعَائِرِ لَحَسُنَ اَنْتَهٰى ترجمہ پس اگر کوئی شخص اس قسم کی نمازوں کو چھوڑ دے۔ تاکہ لوگ یہ سمجھ جائیں کہ یہ نمازیں شعائر اسلام میں سے نہیں ہیں۔ تو اس نے اچھا کیا۔ انتہےٰ

میرے پیارے حنفی بھائیو! خدا تعالےٰ کے لئے سوچو۔ اور اپنے بزرگوں کے نام کو بدنام نہ کرو۔ وہ حضرات تو اس قدر پابند شرع ہیں کہ وہ تو شب برأت کی رات میں کسی عبادت کو لازمی اور رسم جنانا بھی جائز نہیں سمجھتے۔ اور تم اس مبارک رات میں بے تحاشا چراغاں کرتے ہو اور اس اسراف کو رسم دین سمجھتے ہو علاوہ اس کے اس رات کی عزت افزائی میں آتشبازی کرتے ہو۔ یہ چیز اللہ تعالےٰ کی مرضی کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف ہے۔ آئمہ دین اس قسم کی حرکتوں سے ناراض ہیں۔ خدا کے بندو۔ خدا سے ڈرو اور باز آجاؤ۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

جواب حصہ دوم

شب برات سے پہلے دن کو حلوا پکی اور شب کو چراغاں اور آتشبازی کے متعلق یہ عرض ہے۔ قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے لوگوں میں ایک مرض پیدا ہوا کرتا تھا وہ یہ کہ دین کے کاموں کو کھیل اور تماشہ کی صورت دے دیتے تھے چنانچہ سورہ انعام کے رکوع ۸ میں ہے۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا

اور چھوڑ دو (اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے

وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ

اور اُن کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور اس

بِهٖ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ ق صلے

قرآن پاک سے نصیحت کر۔ تاکہ کوئی نفس اپنے کئے کے باعث ہلاک

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ج

نہ ہو۔ ایسے نفس کو اللہ تعالےٰ کے عذاب سے بچانیوالا کوئی دوست اور سفارش کرنے والا نہیں ملے گا۔

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ط

اور اگر بدلہ پورے سارے بدلے اس سے نہیں لیا جاویگا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ج

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بدکرداری کے باعث ہلاک کئے جاوینگے

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ ط

اُن کے لئے گرم پانی پینے کے لئے اور دردناک عذاب ہے
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ط
کیونکہ یہ کفر کیا کرتے تھے +

شب برأت کو چراغاں اور آتش بازی کے متعلق پہلا وعید

جو بے دین کہ دین کے کاموں کو کھیل اور تماشا بنا دیں - اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے بیدینوں سے قطع تعلق کرنے کا حکم دیا ہے - خدا کے بندو - شب برأت کے متعلق اسلامی احکام تو پہلے پڑھ چکے ہو - جن میں نہ چراغاں ہے نہ آتشبازی ہے - یہ دونوں چیزیں بے دین مسلمانوں نے دین کی رسموں کے قائم مقام بنا رکھی ہیں - خدا تعالےٰ سے ڈرو - اور ان لغویات کو چھوڑ دو - ورنہ یاد رکھو کہ کہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم سے قطع تعلق نہ کرلیں جب اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قطع تعلق کرلیا - تو پھر سوچو - کہ جس اسلام اور ایمان کا نام لیتے ہو - اُس کی کیا قیمت باقی رہے گی - اور پھر نجات کس کے دروازے سے تلاش کرو گے - اور کس کی شفاعت کی امید ہو سکتی ہے - اور کس کی جنت میں ٹھکانا مل سکے گا +

بھائیو! خدا تعالےٰ سے دُعا ہے - کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اپنی رضا کی توفیق عطا فرمادے - آمین

دوسرا وعید

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں :-

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا
اور بے جا خرچ نہ کر تحقیق بے جا خرچ کرنے والے
إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ط
شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گذار ہے

سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۳ ٭

میرے عزیز بھائیو! خدا تعالےٰ کا خوف کرو - اور غور کرو کہ اس آیت میں کیا ارشاد ہو رہا ہے - بیجا خرچ کرنے والے یعنی اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی اور خدا تعالےٰ کے دشمن ہیں ٭

معنی اسراف

اسراف لغت میں بے اندازہ اور لاف وگزاف کے طور پر خرچ کرنے کو کہتے ہیں - یعنی جس خرچ میں نہ آخرت کی بہتری مقصود ہو اور نہ دنیا کا کوئی بھلا ہو - نہ رضائے الٰہی حاصل ہو - اور نہ کسی ضرورت انسانی مثلاً (کھانا - پینا - پہننا) میں صرف ہو - یہ نقص شب براءت کے چراغاں اور آتشبازی میں پورے طور پر موجود ہے - خدا کے بندو! اللہ تعالےٰ قرآن شریف کی سورہ تکاثر پارہ عم میں فرماتے ہیں :-

ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ط
پھر اُس دن تم سے (اے لوگو) نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَیْرًا مِّنَ الْاُوْلٰی۔ آمین

تصدیقات

(۱) الجواب حق والحق احق بالاتباع (حضرت مولانا مولوی مفتی غلام مرتضیٰ صاحب) ازمیانی ضلع شاہ پور

(۲) الجواب صحیح المجیب نجیح (حضرت مولانا مولوی نجم الدین صاحب)

(۳) الجواب صحیح اسراف اور تبذیر میں نمایاں فرق ہے۔ کیونکہ اسراف مقولہ کم سے ہے۔ اور تبذیر مقولہ کیف سے ہے یعنی حد اعتدال سے زیادہ صرف کرنا اسراف کہلاتا ہے اور بیمحل صرف کرنا تبذیر ہے جیسے ڈوم قوال آتشبازی وغیرہ ممنوع کاموں میں بیباک لوگ صرف کیا کرتے ہیں۔ اسراف اور تبذیر دونکی نسبت آیات قرآنمجید میں وعیدیں آئی ہیں۔ اور صورت مستفسرہ کے درمیان میں تبذیر بھی ہے اور اسراف بھی۔ اسلئے مسلمانوں کو قطعاً ایسے ممنوع اور منہی عنہ فعل سے باز رہنا چاہیئے۔ اسلام صرف نماز اور روزہ ہی کا نام نہیں بلکہ منہیات سے بچنا اوامر کی بجاآوری پر مقدم ہے (حضرت مولانا مولوی اصغر علی صاحب) روحی عفی عنہ ٭

(۴) الجواب صحیح ۔ (حضرت مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب)

(۵) الجواب صحیح ۔ فی الواقع ہم مسلمانوں کو اتباع سنت کرتے ہوئے ان تمام بدعات سے اجتناب کرنا چاہیئے ۔ (حضرت مولانا مولوی کریم بخش صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ٭

(۶) شب برات میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس رات جاگا جائے اور نماز نفل جسقدر ہو سکیں پڑھے اور دعائے مغفرت مانگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔ باقی آج کل جو جہلائے زمانہ نے باوجود ممانعت کرنے کے یہ رواج کیا ہوا ہے کہ آتشبازی کا استعمال کرتے ہیں جس سے علاوہ اسراف کے نقصان جسی بھی ہوتا ہے ۔ اور کئی قسم کے نقصان ہوتے ہیں۔ نہایت فضول اور لغو فعل ہے۔ مسلمان کو بشرطیکہ وہ اسلام کا مدعی ہے

ایسے بدعات قبیحہ سے اقرار لازمی ہے بچوں کے فعل کا وبال بڑوں کے ذمہ عائد ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اگر بچوں کو سمجھایا جائے یا سختی سے روکا جائے اور ان کو اس کے لئے ایک پیسہ نہ دیا جائے تو وہ باز رہ سکتے ہیں اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ہدایت دے۔ اور علماء کے فرمانے پر وہ کار بند ہوں ورنہ سوائے تباہی دین و دنیا اور خسر الدنیا والاخرہ اور کیا ہو سکتا ہے واللہ یہدی من تشاء الی صراط مستقیم فقط (حضرت مولانا مولوی) احمد علی (صاحب) عفی عنہ خطیب و امام مسجد شاہی و پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور ؎

(۷) الجواب صحیح والمجیب نجیح ؎ حضرت مولانا مولوی محمد یار صاحب عفی عنہ امام و خطیب مسجد طلائی لاہور ؎

(۸) صحیحین میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مَن اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ یعنی جو ہمارے امر دین میں ایسی بات ایجاد کرے جو در اصل ہمارے دین سے نہیں تو وہ مردود ہے اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین اور دیگر اصحابہ و تابعین و تبع تابعین و آئمہ دین سے آتشبازی وغیرہ امور مروجہ شب نصف شعبان میں منقول و متوارث نہیں لہٰذا مسلمانوں کو ان سے پرہیز لازم ہے۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ؎ (حضرت مولانا مولوی) ابو محمد احمد عفی عنہ

(۹) معراج اور شب براءۃ وغیرہ راتوں میں وعظ اور نوافل مستحب ہیں۔ باقی سب زیادتی ہے شاہ عبد العزیز صاحب رح نے لیلہ مبارکہ سے شب براءۃ مراد لی ہے فقہا کرام نے سنت مجمع علیہا کو بیان فرمایا ہے نہ وہم خیال کو اسراف اور تبذیر میں فرق میر سید سند کتاب التعریفات کیا ہے ایک کپڑا چار آنے فی گز پا سکتا ہے وہ روپیہ گز کا پائے یہ اسراف ہے اور محل حرام میں خرچ کرنا جیسا کہ آتش بازی یا زنا تبذیر ہے۔ ہذا عندی واللہ اعلم بالصواب ؎ (حضرت مولانا مولوی) جمال الدین (صاحب) کوٹھانوی سنیل لاہور امام مسجد کوچہ کوٹھیداران ؎

نحمدہ و نصلی علےٰ حبیبہ الکریم

(۱۰) برادران ملت شب برات قریب ہے اس رات تمام بندوں کے اعمال حضرت عزت جل مجدہ میں پیش ہوتے ہیں مولیٰ عزوجل بطفیل حضور پر نور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب معاف فرماتا ہے مگر چند اُن میں وہ مسلمان جو باہم دینوی وجہ سے رنجش رکھتے ہیں فرماتا ہے ان کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح نہ کرلیں لہٰذا جملہ مسلمانان اہلسنت والجماعت کو چاہیے کہ حتی الوسع قبل غروب آفتاب ۱۴ شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کردیں یا معاف کرالیں کہ باذنہ تعالےٰ حقوق العباد سے صحائف اعمال خالی ہوکر بارگاہ رب العزت جلت عظمتہ میں پیش ہوں حقوق مولیٰ تعالےٰ کے لیے توبہ صادقہ کافی ہے التائب من الذنب کمن لاذنب لہ ایسی حالت میں باذنہ تعالےٰ ضرور اس شب میں امید مغفرت تامہ ہے بشرط صحت عقیدہ وہو الغفور الرحیم اور اس فقیر پر تقصیر ناکارہ کے لئے عفو وعافیت دارین کی دعا فرمائیں فقیر آپ کے لئے دعا کریگا اور سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وہاں نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے صلح ومعافی سب سچے دل سے ہو۔ اور یہ مقدس رات کھیل کود اور اسراف مال یعنی آتشبازی وغیرہ میں ضائع نہ کی جائے حضرت شیخ محقق مولٰنا عبدالحق رحمتہ اللہ اپنی کتاب ماثبت بالسنۃ صفحہ ۲۱۴ میں بیان فضائل شعبان میں ضمناً تحریر فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں جو اس رات بلا ضرورت صحیحہ کثرت سے چراغ جلاتے ہیں اور آتشبازی وغیرہ لہو لعب میں مشغول ہوتے ہیں یہ رسم بد سوائے ہندوستان کے بلاد عرب وعجم وغیرہ میں کہیں نہیں ہے غالباً یہ رسم یرامکہ کی ہے جو آتش پرست تھے اور بعد اسلام اپنی رسوم پر قائم رہے اور انکی دیکھا دیکھی تمام مسلمان اس میں مبتلا ہوگئے لہٰذا تمام مسلمانوں پر لازم وواجب ہے کہ ہمیشہ خصوصاً اس مقدس رات میں ان بدعات کو مٹا کر عبادات

الٰہی اور ایصال ثواب اموات میں مشغول رہیں اور اپنے عزیز بچوں کو آتشبازی کے لئے ایک پیسہ بھی نہ دیں کہ اول تو اسراف ہے جو شرعاً حرام و ناجائز ہے دنیا بیسا اوقات ہلاکت بلیس کا باعث ہوتا ہے اور جو عوام میں مشہور ہے کہ اس رات حضرت سیدنا حمزہ سید الشہدا رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور اسی رات سردار انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا تھا اور آپ نے اس شب حلوہ تناول فرمایا بالکل لغو اور بے اصل ہے۔ کیونکہ غزوہ احد تو باتفاق مورخین ساتویں یا گیارہویں شوال کو واقع ہوا تھا لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا کہ آج حلوہ ہی واجب و ضروری ہے بدعت ہے البتہ اگر یہ سمجھکر کہ حلوہ اور مطلقاً میٹھی چیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب و مرغوب تھی حلوا پکا لیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ ترمذی شریف میں ہے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلوا ء والعسل یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے خلاصہ یہ کہ یہ رات انعامات الٰہی کی رات ہے اس کو قدر کی نظر سے دیکھنا چاہیئے پھر یہ رات اگر زندہ رہے تو سال بھر کے بعد میسر ہوگی۔ لہٰذا اس شب میں نوافل پڑھیں دن کو روزہ رکھیں اور دعاء مغفرت اموات اور خیر و خیرات و صدقات سے غافل نہ رہیں اور زیادہ تر یہ دعاء ماثورہ پڑھتے رہیں۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا۔ فقط واللہ تعالےٰ اعلم ؛ نمقہ بقلمہ وقالہ بفمہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی ابو البرکات سید احمد النبھی الحنفی القادری الرضوی الالوری مسجد وزیر خان لاہور۔

(۱۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الجواب صحیح الحمد للہ رب العالمین شب نصف شعبان کی فضیلت مرفوعہ روایات اور سلفیہ آثار سے معلوم ہوتی ہے اور ماہ شعبان میں روزے رکھنے۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ بعض سلف رض۔ تو اس شب کو نماز کے ساتھ بھی خاص کرتے۔ ہاں بعض اہل مدینہ وغیرہ اسکی فضیلت سے انکار کرکے فرماتے۔ کہ اور راتوں کیطرح ہے اور احادیث فضیلت پر طعن کرتے۔ کہ صحیح روایات نہیں۔ لیکن اکثر اہل علم اسکی فضیلت کے قائل ہیں۔ وعلیہ یدل قول احمد رح۔ کیونکہ اس میں متعدد روایات ہیں جنکی تصدیق

سلفیہ آثار کرسے ہیں ۔ ولن کان قد وضع فیہا اشیاء اخر ۔ چنانچہ خاص کرنا اسرقد کلد وزہ کے ساتھ ۔ بےاصل اور مکروہ ہے اور اس دن کو ۔ عید کیطرح موسم ٹھرانا ۔ اور اسمیں کھانے پکانے ۔ اور کھانے اور کھلانے اور عید کیطرح اسمیں لباس زینت کا پہننا پہنانا ۔ اور اظہار زینت کرنا محدث بدعات میں سے ہیں جسکیلئے شرع میں کوئی اصل نہیں ۔ کذالک یہ بدعت ہے کہ اس شب میں جمع ہوکر جامع مسجد یا غیرہ میں الغنیہ نماز پڑھا کرتے ہیں کیونکہ اسمیں چند قبولت ہیں ایک تو نوافل میں علم اجماع ہے ۔ دوم یہ نماز ایک زمانہ خاص میں ہے ۔ سوم ایک عدد خاص کے ساتھ ہے ۔ چہارم ایک قراءۃ مقررہ کے ساتھ ہے ۔ لہذا مکروہ ہے ۔ اور بے شرع ہے اور الغنیہ نماز کی حدیث تو باتفاق علماء اہل حدیث موضوع اور جھوٹی ہے پھر اسی پر بنا رکھکر کسطرح یہ نماز مستحب ہو جاوے ۔ از اقتضاء مستقیم لابن تیمیہ رحمع ایضاح قلیل جب اس شب کو ہم عید کیطرح موسم مقرر نہیں کرسکتے ۔ اور اسمیں اطعمہ نہیں پکاسکتے ۔ اور اسمیں عیدوں کیطرح اظہار زینت نہیں کرسکتے ۔ بلکہ اسکو ایک خاص عبادت کے ساتھ بھی خاص نہیں کرسکتے ۔ تو پھر یہ آتشبازیاں ۔ اور یہ چراغاں ۔ اور یہ اسراف اور یہ مستیاں جو شیطانی امور اور ہر زمان اور ہر مکان میں حرام ہیں ۔ کیونکر جائز ہونگی یہ تو اس بزرگ شب کی عزت نہیں ۔ بلکہ بے عزتی اور بے قدری ہے عیاذاً باللہ اس شب کی عزت تو یہ تھی ۔ کہ تم اسمیں اللہ کی عبادت کرتے ۔ ذکر و دعاء توبہ و استغفار و خیرات و صدقات کرتے ۔ بجائے اسکے تم نے اسمیں یہ شیطانی کام آتشبازی شروع کردی جس سے بہت لڑکے جل کر مرچکے ہیں اور کے مرتبہ اس سے نقصان پہنچ چکا ہے ۔ شیطانی کام سے اسیطرح نقصان پہنچتا رہتا ہے کیونکہ وہ تو خیر کا کام بنتا نہیں ۔ لہذا اسلامی برادران کو لازم ہے کہ ایسے امور کو بالکل بند کردیں ۞ (حضرت مولانا مولوی عبد الواحد (صاحب) ابن عبد اللہ لغوملوی رح لاہور

(۱۲) ذالک کذالک ۞ حضرت مولانا مولوی ابو محمد محمد دیدار علی (صاحب) الرضوی الحنفی المجددی ۞